Hello

میڈی کیئر (Medicare) امریکی حکومت کا ایک انتہائی قابل تحسین کام ہے۔ اس سکیم کے تحت' وہ تمام امریکی شہری' جو ہسپتال میں علاج کروانے کی مالی استطاعت نہیں رکھتے۔ اپنا مفت علاج' اس میڈی کیئر کے تحت کرواتے ہیں۔ ساتھ ساتھ' مفت ادوئیات اور دیگر ضروری آلات بھی گھر پر ہی فراہم کیے جاتے ہیں۔ کئی بزرگ پاکستانیوں کو جانتا ہوں۔ جنہیں تمام طبی سہولیات' گھر پر ہی فراہم کی جاتی ہیں۔ امریکہ میں ہسپتالوں میں علاج بہت مہنگا ہے۔ متوسط طبقہ بھی پوری عمر' ایک خاص رقم ہر ماہ' جمع کرواتا ہے۔ تاکہ جب پیرانہ سالی میں جائے' تو کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ غریب امریکیوں کے لئے بہر حال میڈی کیئر سے بہتر کوئی بھی حکومتی سکیم نہیں۔ آپ اس پروگرام کی مجموعی رقم سن کر حیران ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ مختص سرمایہ' ہمارے ملک کی پوری معیشت سے بھی زیادہ ہے۔ 2025ء میں امریکی مرکزی حکومت نے میڈی کیئر کے لئے ایک ٹریلین' اور اکیس ارب ڈالر خرچ کیے تھے۔ ویسے ہمارا صحت کا بجٹ کیا ہے۔ اس پر بات کر کے شرمندہ نہیں کرنا چاہتا۔ تکبر اور عیاری کی انتہا دیکھئے کہ ہمارے تمام امیر لوگ' اپنے اور اہل خانہ کے علاج کے لئے امریکہ یا یورپ جاتے ہیں۔ کئی بیرون ملک' پاکستانی معالجین نے بتایا کہ وہ پرائیوٹ ہسپتالوں میں' کروڑوں روپے اپنی صحت پر بلا تکلف' آرام سے خرچ کرتے ہیں۔ اکثر صورتوں میں' یہ پیسے' سرکاری فنڈ کی کسی ایسی مد میں سے نکالے جاتے ہیں' جس میں سے اخراجات' بعد میں ثابت کرنا ناممکن ہوتے ہیں۔ ان کے اعلانات پر نا جائیں۔ صرف یہ مطالبہ فرما دیں۔ کہ ان کے علاج اور سفر کے اخراجات کا آڈٹ کوئی غیر ملکی نامور کمپنی کرے گی۔ ان کا جھوٹ' ایک دن میں سب کے سامنے آ جائے گا۔

بات' امریکی میڈی کیئر کی ہو رہی تھی۔ غریب اور مستحق شہریوں کے لئے مختص' اس اچھے پروگرام میں 419 ملین ڈالر کا فراڈ پکڑا گیا ہے۔ پاکستانی روپوں میں دو سو ارب بنتے ہیں۔ اس بے رحمانہ فراڈ نے پورے امریکہ میں تہلکہ مچا کر رکھ دیا ہے۔ بلکہ ان کا پورا صحت کا نظام حیران و پریشان کھڑا ہے۔ کہ آخر کون وہ بدبخت ہیں' جنہوں نے غریبوں کے لئے مفت معالجہ کی سہولت کو چونا لگایا۔ یہ بدنامی کسی اور ملک کے حصے میں نہیں آئی۔ بلکہ یہ ہمارے' راج دلارے پاکستانیوں کا کیا دھرا ہے۔ امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے چار پاکستانیوں کے نام ظاہر کر دیئے ہیں۔ جو پوری دنیا کے انٹرنیشنل میڈیا پر نمایاں طور پر دکھائے گئے ہیں۔ مبینہ کا لفظ استعمال' اس لئے نہیں کر رہا۔ کیونکہ یہ سٹوری' ہر جریدہ نے شائع کر دی ہے۔ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ ہولناک فراڈ' چار پاکستانیوں نے ہی کیا ہے۔ ان کے نام ہیں۔ فیضان سلیم' شہریار عارف' رکن الدین اور فضا فرید۔ یعنی خواتین بھی اس ''نیک کام'' میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ 25`2023ء کے دورانیہ میں ان چاروں ''محبّ وطن'' لوگوں نے کراچی یا اسلام آباد میں ایک کال سینٹر بنایا۔ اس کا نام Hello Interational marketing Solutions (Hims) رکھا گیا۔ کال سینٹر اس فراڈ کی بنیاد تھی۔ ساتھ ساتھ' اس گروہ نے ان گنت Web sites بھی بنائیں۔ تاکہ مجرمانہ طریقے سے معلومات لی جا سکیں۔ کال سینٹر پر ان لڑکوں اور لڑکیوں کو بھرتی کیا گیا۔ جو امریکی لہجے میں انگریزی بول سکیں۔ اس لہجے میں مہارت کے لئے' عملہ کی بہترین ٹریننگ کروائی گئی۔ اب ان چاروں نے امریکی صحت کے نظام میں نقب لگائی۔ اس گروہ نے ان گنت بوڑھے اور بے روزگار جوان' مرد اور عورتوں کا ڈیٹا حاصل کیا۔ ساتھ ساتھ' ان افراد کے سوشل سکیورٹی نمبر اور دیگر ذاتی معلومات بھی حاصل کیں۔ امریکی حکام کے مطابق فضا فرید' اس ہیکنگ میں سرغنہ کا کردار ادا کر رہی تھی۔ جب اس گروہ کے پاس ذاتی معلومات آ گئیں۔ تو انہیں' حد درجہ مکاری سے استعمال کیا گیا۔ اس کے بعد' کال سینٹر کے لوگوں نے ٹارگٹڈ شدہ لوگوں کو فون کرنا شروع کر دیئے۔ پوچھنا شروع کر دیا' کہ کیا آپ کو میڈیکل ٹیسٹ کے لئے سامان گھر پر چاہیے یا نہیں۔ اکثر نے انکار کر دیا کہ انہیں کسی قسم کا طبی سامان گھر پر نہیں چاہیے۔ آپ ان ملزمان کی عقل دیکھئے۔ بلکہ داد دیجئے۔ کہ انہوں نے ہزاروں مریضوں کی'' جعلی آمادگی' AI یعنی آرٹیفشل انٹیلیجنس کے ذریعے بنالی۔ اس آواز کو اصل سے موازنہ کیا جائے تو یہ بتانا کافی مشکل تھا کہ یہ AI کے ذریعے پیدا شدہ آواز ہے یا اصل مریض بات کر رہا ہے۔ بہر حال یہ اتنا مکمل جال تھا کہ اس گروہ نے لاتعداد میڈیکل کا سامان' فرضی طریقے سے لوگوں کے گھر بھجوانا ظاہر کر دیا۔ ہسپتال کے عملے کو اندازہ ہی نہیں تھا' کہ ان کو سامان کا آرڈ کرنے والی آواز مکمل طور پر جعلی ہے۔ یہ ناپاک سلسلہ' دو برس تک چلتا رہا۔ جعلی لوگوں کے کوائف مہارت سے استعمال کرنے کے بعد' اس گروہ نے میڈی کیئر میں جعلی بل بھجوانے شروع کر دیئے کہ یہ سامان مریضوں تک پہنچ گیا ہے۔ لہٰذا' حکومت' اس کے پیسے ادا کر دے۔ بغیر کسی شک شبہ کہ' اس گروہ نے چار سو انیس ملین ڈالر کی خطیر رقم' اپنے متعدد بینک اکاؤنٹس میں منتقل کروالی۔ ناجائز پیسے مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں منتقل کرتے رہے۔ جس میں دبئی سرفہرست تھا۔

دو برس کے بعد' جب آڈٹ کرنے والوں نے میڈی کیئر کے اخراجات دیکھنے شروع کیے تو انہیں ایک خاص پیٹرن (Pattern) نظر آیا۔ Hello سنٹر سے کال' AI سے بنائی گئی بزرگوں کی بوگس آوازیں' ایک ہی طرح کے طبی سامان کی مسلسل ترسیل اور ایک خاص دورانیہ میں تمام محصولات انہیں شک گزرا۔ جس جس مریض کی جانب سے کال آئی تھی۔ آڈٹ اور حکومتی عمال نے ان تمام سے رابطہ کیا۔ ان کے تعداد سینکڑوں میں نہیں بلکہ ہزاروں میں تھی۔ وہ تمام ششدر رہ گئے۔ کیونکہ ان میں سے کسی نے میڈی کیئر کے سینٹر فون کر کے کوئی طبی رعایت نہیں مانگی تھی۔ نہ ہی کبھی کسی سامان کی فرمائش کی تھی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کے گھر تو کسی قسم کا کوئی سرکاری سامان موجود نہیں ہوا۔ آڈٹ والوں نے یہ تمام معلومات' مقامی پولیس' تفتیشی اداروں اور وزارت خارجہ کو فراہم کیں۔ چار راہزنوں کے گروہ کو تھوڑی سی بھنک پہلے ہی سے پڑ چکی تھی۔ وہ جرم چھپا تو نہیں سکتے تھے۔ لہٰذا وہ سارے امریکہ سے فرار ہو گئے۔ امریکی حکومت نے ان کے ریڈ وارنٹ جاری کیے۔ سرکاری حکم نامہ جاری کیا گیا' کہ وہ جس بھی ملک میں ہوں۔ انہیں فوری طور پر گرفتار کر کے امریکی حکومت کے حوالے کیا جائے۔ تاکہ ان پر مقدمات چلائے جا سکیں۔ تفصیل تو معلوم نہیں ہے۔ لیکن منی لانڈرنگ سے لے کر کافی طرح کے سنگین الزامات پر مبنی ہیں۔ اب یا تو وہ دوبئی میں شناخت بدل کر رہے ہیں۔ یا پاکستان میں' چھپ کر زندگی گزار رہے ہیں۔ ویسے' ہمارے ملک میں جعلی شناختی کارڈ اور اس کی بنیاد پر اپنی Fake شناخت بنانا بالکل مشکل کام نہیں ہے۔ آدھے افغانستان کے پاس پاکستانی شناختی کارڈ اور پاسپورٹ ہیں۔ لہٰذا ہمارے جیسے نظام میں ان دو نمبر لوگوں کو تلاش کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ ویسے کمال بات نہیں کہ ایک بھر پور طرز کا دو نمبر ملک' کسی اور ریاست کے دو نمبر ملزمان کو سرکاری طریقے سے ڈھونڈنے کی کوشش کرے گا۔ عرض ہے کہ لاہور اور کراچی تو انسانوں کے جنگل ہیں۔ ان میں کسی بھی انسان کا اپنی مرضی سے گم ہو جانا' آسان کام ہے۔ اور اگر پکڑے بھی گئے۔ تو معمولی سی رقم دے کر آزادی خریدی جا سکتی ہے۔ مسئلہ تو اس وقت ہوگا۔ جب امریکی حکام' ان گروہ کو گرفتار کریں گے۔ اور پھر انہیں امریکی نظام انصاف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جہاں' عمر قید' رسوائی' ذلت اور شاید سزائے موت انکا انتظار کر رہی ہے۔

ویسے ان چاروں کو مفت مشورہ ہے' کہ یہ دو نمبر شناخت حاصل کرنے کے بعد' اپنے سرمایہ کو استعمال کرتے ہوئے' کسی بھی جماعت سے الیکشن میں کھڑے ہو جائیں۔ جتنا ناجائز پیسہ ان کے پاس ہے۔ اس کا تھوڑا سا استعمال' انہیں' اسمبلی یا سینٹ میں پہنچا دے گا۔ اس کے بعد' انہیں وہ تمام مراعات حاصل ہو جائیں گی جن کی بدولت محفوظ رہ سکتے ہیں؟ ہاں' اگر زیادہ پیسے خرچ کر سکیں' تو وزارت بھی دسترس میں آ سکتی ہے۔ اس کے بعد تو وارے نیارے ہیں۔ پولیس اور رینجرز ان کی حفاظت کرے گی۔ اگر خدانخواستہ بدقسمتی سے پکڑے بھی گئے۔ تو بڑی آسانی سے فرما سکتے ہیں کہ ان کے خلاف سیاسی انتقام لیا جا رہا ہے۔ بلکہ وہ اس ملک میں حق اور سچ کی آواز ہیں۔ ان کا ماضی بے داغ ہے۔ اور انہوں نے تو پوری زندگی جرم تو کیا' کبھی معمولی سا جھوٹ بھی نہیں بولا۔ کم از کم' ہمارے حکمران تو اسی طرح کی خرافات فرماتے رہتے ہیں۔ طالب علم کا مشورہ شاید ان کی سمجھ میں آ جائے۔ بس پھر بھلا ہی بھلا ہے۔ ویسے میری نظر میں یہ چاروں معصوم ہیں۔ کیونکہ ہمارے عدالتی نظام میں تو اربوں کی منی لانڈرنگ ثابت ہو جانے کے بعد بھی فرد جرم نہیں لگائی جاتی۔ کرپشن کے تمام مقدمات سے بھی بری ہو جاتے ہیں۔ ویسے اللہ کا نظام بھی ہے۔ جس دن قدرت نے فون کر کے ان لوگوں کو ہیلو Hello کہہ دیا۔ تو ملک الموت سامنے کھڑا ہوگا۔ اور وہاں سے کسی کو مفر بھی نہیں ہے۔ لہٰذا اس Hello سے ڈریے؟